السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلماء والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے سامنے یہ افتاء آیا کہ لوگوں نے ظہر اور عصر کی نمازوں اور عشاء ومغرب کی نمازوں کو بارش کی صورت میں جمع تقدیم سے ادا کیا لیکن پھر بارش رک گئی تو کیا اس صورت میں عصر اور عشاء کی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا ہو گا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے استفتاء پڑھنے کے بعد درج ذیل جواب دیا :

اہل علم نے زکر فرمایا ہے کہ وہ بارش جس سے کپڑے بھیگیں اور جس میں باہر نکلنے میں مشقت ہو تو اس کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا جا سکتا ہے کپڑے بھگو دینے والی بارش میں عشاء کو مغرب کے ساتھ جمع کر کے پڑھنے کے جواز پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ کیونکہ ابو سلمہ عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ''سنت یہ ہے کہ بارش کے دن مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کر لیا جائے۔'' (رواہ الاثرم) اور موطا میں روایت ہے کہ :

((ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء فی لیلة مطیرة))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بارش والی رات مغرب وعشا کی نمازوں کو جمع کر کے ادا فرمایا۔''

ظہر وعصر کے جمع کر کے ادا کرنے کے جواز میں اہل علم میں اختلاف ہے بعض نے اسے جائز قرار دیا اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے حسن بن وضاح نے موسیٰ بن عقبہ س انہوں نے نافع اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منور میں بارش کی وجہ سے ظہر وعصر کو جمع کر کے ادا فرمایا'اس قول کو ماضی اور ابو الخطاب نے اختیار کیا ہے۔ اور امام شافعی رحمة اللہ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے اور بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کو جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ جواز صرف مغرب وعشاء کے بارے میں ہے۔ کیونکہ ان نمازوں میں مشقت زیادہ ہوتی ہے۔ ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ مغنی میں فرماتے ہیں۔ کہ ظہر وعصر کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ اثرم بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ سے بارش میں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا''میں نے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی'' ابو بکر بن حامد اور امام مالک کا یہی قول ہے۔ پھر اس کے بعد ابن قدامہ نے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کے جواز کے قول کو زکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہمارے لئے جمع کرنے کی دلیل ابو سلمہ کا قول ہے۔ اور اجماع بھی صرف مغرب وعشاء کے جمع کرنے کے بارے میں ہے اور ظہر وعصر کو جمع کرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے یہ حدیث صحاح وسنن میں موجود بھی نہیں ہے۔ اور امام احمد رحمة اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ میں نے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی بھی اس بات پر دال ہے کہ یہ حدیث کچھ نہیں ہے۔ ظہر وعصر کو مغرب وعشاء پر قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان نمازوں میں اندھیرے اور نقصان کے اندیشے کی وجہ سے مشقت ہوتی ہے نیز انہیں سفر پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سفر میں قافلہ کے چلنے اور ساتھیوں کے بچھڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہاں اس قسم کا کوئی اندیشہ موجود نہیں ہے۔

دو نمازوں کو جمع کرنے کی صحت کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ پہلی نماز کے افتتاح واختتام اور دوسری کے افتتاح کے وقت کوئی ایسا عذر موجود ہو۔ جس کی وجہ سے جمع کرنا جائز ہو۔ اگر تکبیر تحریمہ کے بعد وہ عذر ختم ہو جائے جو پہلی نماز کے افتتاح واختتام اور دوسری نماز کے افتتاح کے وقت موجود تھا تو باقی نماز میں اس عذر کی عدم موجودگی باعث مضرت نہ ہو گی تو اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ظہر وعصر کو جمع کر کے ادا کرنے کے جواز کے قائل ہیں۔ ان کے بقول نماز عصر اور اسی طرح مغرب وعشاء کو جمع کر کے ادا کرنے والوں کو اس وقت نماز عشاء کے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تکبیر تحریمہ کے بعد عذر ختم ہو گیا ہو کیونکہ تکبیر تحریمہ کے وقت جواز کا عذر موجود تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص347

محدث فتویٰ